دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرنس نمبر Pin5839
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
تاریخ 08-10-2018

کسی کو بے ایمان کہنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ ہمارے ہاں بعض اوقات لوگ ایک دوسرے کو بے ایمان کہہ دیتے ہیں، تو کیا اس طرح کہنے والے پر حکمِ کفر آئے گا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہمارے معاشرے میں جس انداز سے کسی کو بے ایمان کہا جاتا ہے، اس طرح کہنے والے پر حکمِ کفر عائد نہیں ہوگا، کیونکہ یہ کلمات عام طور پر کافر کے معنی میں نہیں بولے جاتے اور نہ ہی ان کلمات سے کہنے والے کا مقصد دوسرے کو کافر قرار دینا ہوتا ہے، بلکہ اُس کی خیانت، دھوکہ دہی یا اِن جیسی کسی برائی کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے، لہٰذا اس اعتبار سے کہنے والے پر حکمِ کفر عائد نہیں ہوگا، لیکن کسی مسلمان کو بلا اجازتِ شرعی بے ایمان کہنا ناجائز و گناہ اور تعزیر کا سبب ہے کہ اس میں مسلمان کی ایذا اور ہتکِ عزت ہے، جو جائز نہیں۔

بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دینے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: ”من اذی مسلماً فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ“ ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی۔“

(المعجم الاوسط، باب السین، من اسمه سعید، جلد4، صفحه60، مطبوعه قاهره)

بے ایمان کہنے کے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”کسی کو بے ایمان کہا، تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرفِ عام میں یہ لفظ کافر کے معنی میں نہیں، بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظِ خائن میں تعزیر ہے۔“ (بہار شریعت، حصہ 9، جلد 2، صفحہ 409، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جنتی زیور میں ہے: ”کسی کو بے ایمان کہنا یا یہ کہنا کہ فلاں پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کی لعنت، خدا کا غضب پڑے، فلاں کو دوزخ نصیب ہو، اس طرح سے بولنا گناہ کی بات ہے، جس کو ایسا کہا، اگر واقعی وہ ایسا نہ ہوا، تو یہ بری لعنت اور پھٹکار لوٹ کر کہنے والے پر پڑے گی۔

(جنتی زیور، صفحہ 416، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ہاں اگر کہنے والا بطورِ اعتقاد کسی مسلمان کو بے ایمان (کافر) کہے، تو کسی تاویل یا وجہِ شبہ یا وجہِ حقیقی کے بغیر کہنے والے پر حکمِ کفر عائد ہوگا اگرچہ صورتِ مسئولہ میں کافر سمجھ کر بے ایمان کہنے کی صورت ظاہراً نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے: واللفظ للثانی: ”اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما“ ترجمہ: جب کسی نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہا، تو یہ کفر دونوں میں سے کسی ایک پر لوٹے گا۔“

(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، جلد1، صفحه57، مطبوعه کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم قادری

27 محرم الحرام 1440ھ/08 اکتوبر 2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔